روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۲-۷۷ ہفتہ - ۸- صفر ۱۴۱۳ھ ، ۸- ظہور ۱۳۷۱ ہش ، ۸- اگست ۱۹۹۲ء ، نمبر ۱۷۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ سب حاجات پوری کر دیتا ہے

اللہ تعالیٰ تو کریم رحیم خدا ہے یہ ناممکن ہے کہ کوئی اسکے دروازہ پر گرے اور خالی اٹھے۔ اگر چاہتے ہو کہ ساری مرادیں پوری ہو جاویں تو یہ اس کے ہی فضل سے ہونگی۔ بعض اوقات انسان کو یہ بھی دھوکا لگتا ہے کہ فلاں مراد پوری نہیں ہوئی حالانکہ بات یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ احتیاج سے ہی انسان کو بری کر دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۲۴۱)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ایک شخص نے عرض کی کہ میرا دل آجکل ایسا ہو رہا ہے کہ (عبادت) میں لذت اور رقت پیدا نہیں ہوتی اور نہایت سخت تکلیف میں رہتا ہوں۔ خواہ مخواہ شبہات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اگرچہ ان کو بہت رد کرتا ہوں تاہم وساوس پیچھا نہیں چھوڑتے۔

فرمایا:

"یہ بھی خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ انسان ایسے وساوس کا مغلوب نہیں ہوتا۔ یہ بھی ثواب کی حالت ہے۔ نفس کی تین حالتیں ہیں۔ ایک تو نفسِ امّارہ ہے۔ نفسِ امّارہ والے کو تو خبر ہی نہیں کہ بدی کیا شئے ہے۔ دوسرا نفسِ لوّامہ ہے جو بدی کرتا ہے پر بدی پر ہمیشہ گھبراتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے اور توبہ کرتا رہتا ہے۔ ایسا شخص نفس کا غلام نہیں ہے اور اس حالت میں ہونا ایک حد تک ضروری بھی ہے اس سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس میں بڑے بڑے ثواب ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود بخود نور اور سکینت نازل کرتا ہے۔ خدا کی رحمت کا وقت آتا ہے۔ اور ایک ٹھنڈ پڑ جاتی ہے اور وہ بات ہوا ہو جاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۲۶۷)

وقف نو میں بچے پیش کرنے والے خوش قسمت والدین کیلئے

پیارے امام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام۔ فرمایا

"میں جماعت کے اس حصّے کو نصیحت کرتا ہوں جس کو خدا تعالیٰ نے وقف نو میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی کہ وہ تحریک جدید کی ہدایات کے مطابق اپنے بچّوں کی تیاری میں پہلے سے زیادہ بڑھ کر سنجیدہ ہو جائیں اور بہت کوشش کر کے ان واقفین کو خدا تعالیٰ کی راہ میں عظیم الشان کام کرنے کے لئے تیار کرنا شروع کریں۔" فرمایا

"یہ بچے قربانی کے مینڈھے سے بہت زیادہ عظمت رکھتے ہیں۔ اور ان کے ماں باپ کو اس سے بہت زیادہ محبت سے ان کو خدا کے حضور پیش کرنا چاہیئے۔ جتنی محبت خدا کی راہ میں بکرا ذبح کرنے والا اس کی تیاری کرتا ہے یا مینڈھے کی تیاری کرتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۸۹ء)

کیا کوئی صاحب ہمیں بتائیں گے کہ توتا کو طوطا کیوں لکھا جانے لگا اور ناتا کو ناطہ۔ یہ تبدیلی کب اور کیسے ہوئی۔ اور کہاں تک سند کا درجہ رکھتی ہے۔ (ادارہ)

جھوٹ بولنے والے کو خدا تعالیٰ کا پیار نصیب نہیں ہوا کرتا

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

احمدی اور جھوٹ کا آپس میں کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ہونا چاہیئے جس طرح شرک اور توحید کے درمیان ایک بیر ہے اسی طرح ایک سچے موحد اور جھوٹ کے درمیان بیر ہوا کرتا ہے اور جھوٹ اور توحید اور شرک اور توحید یہ ایک ساتھ پنپ نہیں سکتے۔ اس لئے جو احمدی بھی اپنے ادنیٰ مفاد کی خاطر اپنی روح کو قربان کرتا ہے اور جھوٹ میں ملوث ہو جاتا ہے۔ اتنا ہی بڑا وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لینے والا بنتا ہے اور روزمرہ کی مجالس میں گپ شپ کی عادت اور مبالغہ آمیزی کی عادت تو ہمارے ملک میں عام ہے۔ لیکن جب سنجیدہ معاملات میں جھوٹ بولے جائیں تو وہ ایسی باتیں ہیں جو یقیناً خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتی ہیں چنانچہ قسموں کے متعلق (—) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں پر تمہیں نہیں پکڑے گا انسانی کمزوریاں ہیں۔ بعضوں کو عادت پڑی ہوتی ہے یونہی قسمیں کھاتے رہنے کی۔ لیکن جہاں تم نے قسم کو سنجیدگی سے اپنے مفاد کی خاطر استعمال کیا اور جھوٹ بولا تو یقیناً خدا تعالیٰ تمہیں پکڑے گا۔ پس اللہ تعالیٰ بھی معمولی گپ شپ میں اور سنجیدہ جھوٹ میں فرق کرتا ہے اور سنجیدہ جھوٹ دراصل شرک کا ہی دوسرا نام ہے کیونکہ جھوٹ کے ذریعے انسان اپنے آپ کو ایسے خطرے سے بچانا چاہتا ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ کی پناہ بھی لے نہیں سکتا تھا۔ لیکن خدا کی پناہ پر اس کو توکل نہیں ہوتا۔ خدا کی پناہ کے متعلق وہ اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا۔ وہ سمجھتا ہے پتہ نہیں خدا پناہ دے یا نہ دے۔ میں تو بری طرح پھنس چکا ہوں۔ اس لئے سردست خدا سے تعلق توڑ لو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پھر دوبارہ حاضری دے دوں گا۔ اس وقت تو جھوٹ کی پناہ میں آنا چاہیئے۔ یہ وہ گہری نفسیات ہے جو ہمیشہ جھوٹے کو خدا سے تعلق کاٹ کر شیطان سے تعلق قائم کرنے پر مجبور کر دیا کرتی ہے۔ اس وقت وہ سمجھتا بھی نہیں کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ لیکن خدا جو بہت باریک نظر کے ساتھ انسانی معاملات کو دیکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ جب میری ضرورت تھی تو میرے بندے نے مجھ پر توکل نہیں کیا اور شیطان پر توکل کیا۔ اس لئے جس پر یہ توکل کرتا ہے اسی کا ہو جائے اور ایسے بندوں کو پھر خدا تعالیٰ کا پیار نصیب نہیں ہوا کرتا۔ . . . . . "

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ ستمبر ۱۹۹۰ء بمقام نن سپیٹ ہالینڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۸۔ ظہور ۱۳۷۱ہش ۸۔ اگست ۱۹۹۲ء

خُداشناسی اور خُدایابی

جو کچھ ہمارے ارد گرد ہو رہا ہے اگر ہم اس پر غور نہ کریں تو سب بے معنی ہے اور اگر ہم غور کریں تو ہر بات اور ہر واقعہ اپنے اندر کئی سبق رکھتا ہے۔ کئی جہات کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اور سب سے زیادہ رہنمائی تو خدا تعالیٰ کی ذات کی طرف کرتا ہے۔ اسی کے حکم سے سب کچھ ہوتا ہے۔ اسی لئے جو کچھ ہوتا ہے اس کی طرف ہماری توجہ مبذول کراتا ہے۔ اور اس سے ہمیں خدا شناسی کی توفیق ملتی ہے۔ اور خدا شناسی ہی خدا یابی کی صحیح اور سچی راہ ہے اور شائد قریب ترین بھی۔ خدا تعالیٰ کے حصول کی منزل اسی راستے پر گامزن ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کو انسان جانے گا ہی نہیں۔ تو پہچانے گا کس طرح اور پہچانے گا نہیں تو اسے پائے گا کس طرح۔ گویا کہ خدا شناسی خدا یابی کا پہلا زینہ ہے۔

خدا شناسی ہمیں اپنے ماحول پر نظر ڈالنے سے بھی حاصل ہو سکتی ہے۔ لیکن توہمات سے مغلوب ذہن ان باتوں کو محض اتفاق یا حُسنِ اتفاق بھی کہہ سکتا ہے۔ بس جو ہو رہا ہے۔ از خود ہو رہا ہے۔ کسی کا اس کے پیچھے ہاتھ نہیں ہے۔ یہ ہے وہ غلط راہ جس پر انسان پڑ سکتا ہے۔ اور اس کا ازالہ صرف اور صرف ایک طریق پر ممکن ہے۔ اور وہ طریق یہ ہے کہ انسان خود چاہے کہ یہ ہو جائے یا وہ ہو جائے اور پھر وہ ہو جائے۔ اگر اس طرح ہو تو یقیناً یہ کہنے کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ یہ محض اتفاق تھا یا حُسنِ اتفاق تھا۔ انسان کے دل میں میخ کی طرح یہ بات گڑ جاتی ہے۔ کہ مَیں نے مانگا اور مل گیا ہے تو یقیناً کوئی دینے والا ہے۔ مَیں نے کہا یوں ہو جائے۔ اور یوں ہو گیا تو یقیناً کوئی ہے جو اس طرح کرتا ہے۔ اور وہ وہی ہے جسے میں نے کہا کہ یوں ہو جائے۔ یہ ہے دعا۔ اور دعا کا اثر۔ اور یہی وہ چیز ہے جو انسان کو خدا کے وجود اور اس کی قدرتوں میں یقین کی حد تک پہنچاتی ہے۔ اور یہ یقین ہی دوسرے الفاظ میں خدا یابی ہے۔

پس ارد گرد دیکھ کر بھی ہم خدا اور اس کی قدرتوں کو سمجھ تو سکتے ہیں۔ اگر غور کریں تو۔ لیکن خود دعا کر کے۔ خدا سے مانگ کر۔ کچھ کرنے کو یا نہ کرنے کو کہہ کر۔ ہم اسے زیادہ آسانی سے جان سکتے ہیں۔ پہچان سکتے ہیں اور مان سکتے ہیں۔ دعا خدا شناسی بھی ہے۔ اور خدا یابی کا ذریعہ بھی۔

چھین لو مجھ سے مرا نطق و کلام
چھین لو مجھ سے میرا ننگ و نام
روشنی میری جگمگائے گی
مَیں ہمیشہ رہوں گا ماہِ تمام

ابوالاقبال

اپنے جذباتِ محبّت کی تجارت نہ کرو
اپنے محبوب سے بدلے میں دنا مت مانگو

پیڑ خود اپنے پھلوں کو نہیں کھایا کرتے
نافع الناس بنو اس کا صلہ مت مانگو

دل گرفتہ نہ ہو گر مہر و محبّت نہ ملے
ان کے کیسے میں نہیں بھر نہ دامت مانگو

اہلِ دنیا نے سراہا بھی تو کیا حاصل ہے
اپنے مولا کی نگاہوں میں ہی قامت مانگو

چشم حیراں ہے کہ اس دنیا میں کیا کیا دیکھے
رہے اس دور میں ایمان سلامت مانگو

زادِ رہ کچھ تو ہو عُقبیٰ کے لئے بھی پیارو
ہر عمل کی اسی دنیا میں جزا مت مانگو

امۃ الباری ناصر

حضورِ انور کے منظور کردہ منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلان

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپے ماہوار سے سات صد روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہِ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ اگر رقم مقامی جماعت میں ادا کریں تو اس کی اطلاع ذیل کے پتہ پر بھی بھجوا دیں۔

نیز احباب جماعت کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور انور نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو کہ کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس "مد" کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسبِ منشا جمع کروانا چاہتے ہیں۔

حضور انور کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا بھی انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراءِ اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا اُن کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۔

علمی مسائل

اصحاب الایکہ حضرت شعیب کی قوم کا دوسرا نام ہے۔ ایکہ گھنے درخت کو بھی کہتے ہیں۔ اور ایسے جنگل کو بھی جس میں بیری اور پیلو کے درخت بکثرت ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مدین کے پاس کوئی گھنا جنگل تھا جس میں ان دونوں قسموں کے درخت بکثرت پائے جاتے تھے۔ اسی وجہ سے مدین کے باشندے اصحاب الایکہ بھی کہلاتے تھے اور غالباً یہ نام عربوں نے رکھا تھا۔ جن کے قافلے مصر اور شام کو جاتے ہوئے مدین کے پاس سے گذرتے تھے اور اسی جنگل میں سے ان کا راستہ گذرتا تھا۔ اس لئے عربوں پر اتمامِ حجت کے لئے اسی نام کو جو ان میں زیادہ معروف تھا استعمال کیا۔ (کلامِ الٰہی) سے ثابت ہے کہ اصحاب ایکہ حضرت شعیب کی قوم تھی۔ چنانچہ (———) فرماتا ہے (--------) (———)

اصحابِ ایکہ نے بھی رسولوں کا انکار کیا۔ جبکہ ان سے شعیب نے کہا کہ کیا تم تقویٰ نہیں کرتے۔ میں تمہاری طرف رسول ہو کر آیا ہوں۔ اس (—) سے ثابت ہوتا ہے کہ اصحاب الایکہ حضرت شعیب کی قوم تھی۔ لیکن دوسری جگہ حضرت شعیب کو مدین کی طرف رسول بتایا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا (----) (———)

(———) ہم نے مدین قوم کی طرف ان کے بھائی شعیب کو رسول بنا کر بھیجا تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا شعیب نام کے دو نبی تھے یا حضرت شعیب دو قوموں کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ مدین والوں کی طرف بھی اور اصحابِ ایکہ کی طرف بھی۔ میری تحقیق یہ ہے کہ ایک ہی نسل کے دو حصے تھے کچھ لوگوں کا گذارہ شہری تجارت پر تھا۔ اور کچھ لوگوں کا دودھ گھی اون فروخت کرنے پر گذارہ تھا۔ اور ایسے شہروں میں جو جنگل کے سروں پر ہوتے ہیں یہ بات کثرت سے دیکھی جاتی ہے۔

یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ کیا واقع میں مدین کے پاس کوئی ایسا جنگل تھا۔ جس میں بیری اور پیلو کے درخت پائے جاتے تھے۔ کیونکہ ایسی بات قیاس سے نہیں بتائی جا سکتی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہاں جغرافیوں سے اس کا پتہ ملتا ہے۔ چنانچہ مولوی سلیمان صاحب ندوی اپنی کتاب ارض القرآن میں برٹن کی کتاب گولڈ مائنز آف مدین کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ ایک یونانی جغرافیہ نویس لکھتا ہے۔ "خلیج عیلانہ (عقبہ) کے پیچھے جس کے چاروں طرف نبطی عرب رہتے ہیں (ارضِ مدین یہ ہے) یوتیمانوسن (ینوتیمن) کا مالک ہے جو وسیع اور مسطح ہے۔ اور سیراب اور عمیق ہے۔ وہاں نباتات اور اشجار کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ جو تا بقد آدم ہوتے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے جنگلی اونٹ ہرنوں کے گلے اور بارہ سینگے رہتے ہیں۔ اور نیز مویشی اور بھیڑ کے گلے۔ مگر ان مواہب قسمت کے ساتھ شیر اور بھیڑیوں کا وجود بھی ہے۔ جن سے یہاں کے باشندوں کی خوش قسمتی مبدّل بہ بدقسمتی ہے۔"

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ مدین کے پاس (مدین خلیج عقبہ کے سر پر واقعہ ہے) ایک جنگل تھا جس میں (۱) قد آدم درخت تھے اور پیلو اور جنگلی بیر قد آدم ہی ہوتے ہیں۔ (۲) وہاں جنگلی اونٹ رہتے تھے۔ یہ بھی پیلو اور بیر کے درختوں کی تصدیق کرتا ہے۔ کیونکہ اونٹ اسی قسم کے درختوں پر گذران کرتے ہیں۔ (۳) اس میں مواشی اور بھیڑوں کے گلے رہتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مدین کی قوم جانور بھی پالتی تھی۔ اور اسی جنگل میں انہیں چرایا کرتے تھے۔

مدین نام اس شہر کا جو ایکہ کے سر پر تھا مدین قوم کی وجہ سے پڑا تھا۔ پس شہر کا نام بھی مدین تھا۔ اور قوم کا نام بھی مدین تھا۔ چنانچہ کلامِ الٰہی نے دونوں معنوں میں اس لفظ کو استعمال فرمایا ہے۔ قوم کے معنے میں (———)

(———) (-----) (—)

———

(———) (----)

(———) یعنی کیا ان کو مدین شہر کے رہنے والوں اور ان بستیوں کی خبر نہیں پہنچی جن کو الٹا دیا گیا تھا (یعنی قوم لوط کی بستیاں)

یہ مدین قوم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے تھی۔ بائیبل میں لکھا ہے۔ "اور ابراہیم نے ایک اور جورو کی جس کا نام قتورہ تھا۔ اور اس سے زمران اور یقسان اور مدان اور مدیان اور اسباق اور سوخ پیدا ہوئے۔ اور یقسان سے صبا اور دُدان پیدا ہوئے۔ اور دُدان کے فرزند اسوری اور لطوسی اور لومی تھے۔ اور مدیان کے فرزند عیفہ اور عفر اور حنوک اور ابیداع اور الدعا تھے۔ اور یہ سب بنو قتورہ تھے۔"

(———)

اس حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مدین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ اور ان کی بیوی قتورہ کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے۔ چونکہ اس جگہ صرف یقسان اور مدیان کی اولاد گنائی گئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے لڑکوں کی اولاد نہیں ہوئی یا ان کی اولاد زیادہ نہیں پھیلی اور بھائیوں کی اولاد کے ساتھ مل جل گئی۔ یقسان جو بڑے لڑکے تھے۔ ان کی نسل میں سے ان کے لڑکے دُدان کی نسل بھی ایک قبیلہ کی صورت میں مشہور ہے۔ اور یہ لوگ مدین یعنی چچا کی اولاد کے ساتھ ساتھ رہا کرتے تھے۔ چنانچہ مصنف ارض القرآن کا خیال ہے کہ اصحاب الایکہ دُدان قوم ہی کے لوگ تھے جو مدین کے ساتھ ہی ایکہ میں رہتے تھے۔ اور گویا بمنزلہ ایک ہی قوم کے تھے۔ میرے نزدیک یہ رائے معقول ہے۔ بشرطیکہ یہ سمجھا جائے کہ دونوں قومیں مل کر رہتی تھیں۔ اور ان کا ایک ہی قسم کا تمدن تھا۔ تجارت پیشہ بھی تھے اور جانوروں کے گلے بھی پالتے تھے۔ یہ نہیں کہ ایک حصہ تجارت پیشہ تھا۔ جو مدین تھے اور ایک حصہ جانور پالنے والا تھا۔ جو دُدان تھے اور جنگل میں رہتے تھے۔ کیونکہ یہ (کلامِ الٰہی) کے بیان کے خلاف ہے۔ بہرحال اصل قوم بنو قتورہ تھی جو ایک ماں اور باپ سے تھے باقی تو اندرونی تقسیمیں تھیں۔

بائبل سے معلوم ہوتا ہے کہ آخر یہ قوم بنو اسماعیل کے اندر جذب ہو گئی تھی۔ کیونکہ پیدائش باب ۳۷ آیت ۳۶ میں پہلے تو لکھا ہے کہ حضرت یوسف کو مدیانیوں نے فوطیفار کے پاس مصر میں فروخت کر دیا۔ اور پھر (———) لکھا ہے۔ کہ فوطیفار مصری نے یوسف کو اسمٰعیلیوں کے ہاتھ سے خریدا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے پہلے یہ قوم بنو اسمٰعیل میں جذب ہو گئی تھی۔ اور وہی قوم کبھی مدیانی کہلاتی تھی اور کبھی اسماعیلی۔

باقی رہا یہ سوال کہ یہ قوم کب ہوئی۔ اور شعیب کون تھے۔ ان سوالات کے جواب مفسرین اور مؤرخین نے مختلف دیئے ہیں۔

(———)

یہ امر کہ اصحاب مدین اور اصحاب ایکہ ایک ہی جماعت یا قوم تھے۔ اس امر سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ (کلامِ الٰہی) نے ان دونوں کے عیوب ایک ہی قسم کے گنائے ہیں۔ (———) میں مدین قوم کی نسبت آتا ہے (-----) (———) ماپ اور تول پورے دیا کرو۔ اور لوگوں کو تول کر دیتے وقت کمی نہ کیا کرو اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔ بعینہٖ یہی الفاظ اصحاب ایکہ کی نسبت ہیں۔ جن کا ذکر (———) میں آتا ہے۔ انہیں مخاطب کر کے بھی حضرت شعیب فرماتے ہیں (-----) (———) یعنی وزن پورا دیا کرو۔ اور لوگوں کو گھاٹا نہ دیا کرو۔ اور سیدھی ڈنڈی سے تولا کرو۔ اور لوگوں کی چیزیں کم تول کر نہ دیا کرو۔ اور زمین میں فساد نہ کیا کرو۔ ان دونوں حوالوں سے ظاہر ہے کہ اصحاب مدین یا اصحاب ایکہ میں ایک ہی قسم کی بدیاں تھیں اور ان کا بڑا گذارہ تجارت پر تھا۔ اور اس میں وہ دھوکے فریب سے بہت کام لیتے تھے۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ مدین شہر میں تو مدین قوم رہتی تھی۔ اور دُدان جنگل میں رہتے تھے تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ مدین قوم کا گذارہ تو تجارت پر تھا اور اصحابِ ایکہ کا گلہ بانی پر۔ تو اس صورت میں قرآن کریم نے جو اصحابِ ایکہ کے کام بھی تجارت میں دھوکہ دینا اور باٹوں اور پیمانوں میں شرارت کرنا بتایا ہے وہ غلط ہو جاتا ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ دونوں نام ایک ہی قوم اور ایک ہی تمدن رکھنے والی قوم کے ہیں۔ صرف دو صفات کی وجہ سے دو ناموں سے بنو قتورہ کو پکارا گیا ہے۔

اعلان دار القضاء

(رحمت بی بی صاحبہ بابت ترکہ عبد الکریم صاحب)

محترمہ رحمت بی بی صاحبہ بیوہ عبد الکریم صاحب ابن مولوی محمد اسماعیل سکنہ ۱۲/۴ دار الصدر جنوبی ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر ۱۲/۴ واقع دار الیمن ربوہ میں سے نصف حصہ ان کے نام ہے۔ براہ کرم یہ نصف حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس سے اتفاق ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرمہ رحمت بی بی صاحبہ — بیوہ
۲۔ " صادقہ منیر صاحبہ — بیٹی
۳۔ " عابدہ خلیل صاحبہ — "
۴۔ " ساجدہ اصغر صاحبہ — "
۵۔ " محمودہ کریم صاحبہ — "
۶۔ مکرم محمد داؤد ندیم صاحب — بیٹا
۷۔ مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ — بیٹی
۸۔ مکرم عبد الولی صاحب — بیٹا
۹۔ مکرمہ فہمیدہ کریم صاحبہ — بیٹی
۱۰۔ مکرمہ نرگس صاحبہ — "

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

پتہ درکار ہے: مکرم افتخار احمد نعیم صاحب ولد چوہدری عبد الغنی صاحب وصیت نمبر ۲۲۶۴۴ جن کا سابقہ ایڈریس خانپور [illegible] ضلع رحیم یار خان ہے کا دفتر وصیت سے اب کوئی رابطہ نہیں ہے اگر ان کے بارے میں کسی دوست کو علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر سے فوری رابطہ فرمائیں اور موجودہ ایڈریس سے بھی مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

---

(۱) "عنوان سالانہ مقابلہ مضمون نویسی خدام"
"امامت کی اہمیت، عظمت اور برکات"
آخری تاریخ: ۱۶ راگست ۱۹۹۲ء
(مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــــ نون۔ سین

رابین کی راہ

مقبوضہ علاقہ کے لوگ (فلسطینی) دیر سے اس بات کا مطالبہ کر رہے تھے کہ ان علاقوں میں یہودیوں کی جو بستیاں بسائی جا رہی ہیں ان کو ختم کیا جانا چاہیئے۔ یہ علاقے فلسطینیوں کے ہیں اور ہمیشہ کے لئے فلسطینیوں کے ہی رہنے چاہئیں۔ روس یا کسی اور علاقے سے یہودیوں کو لاکر یہاں بسا دینے کا مطلب یہ ہوگا کہ یا تو فلسطینیوں کو دھکیل کر وہاں سے باہر نکال دیا جائے۔ یا متابلۃً ان کی تعداد اتنی کم رہ جائے کہ ان کا انتظامیہ میں کبھی کوئی ہاتھ نہ پڑ سکے۔ یزک شمیر کی پالیسی تو یہ تھی کہ زیادہ سے زیادہ یہودیوں کو جلد سے جلد مقبوضہ علاقوں میں بسا دیا جائے لیکن نئے وزیراعظم یزک رابین نے شروع ہی سے یہ کہا ہے کہ وہ فلسطینیوں کے ساتھ قیام امن کے لئے زیادہ سنجیدگی سے کوشش کریں گے۔ اور ایک بات جو انہوں نے خاص طور پر پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ ان بستیوں کو محدود کر دیا جائے۔ نئے ٹھیکے دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اور اب ان کی کیبنٹ نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ یہاں بسنے والوں کو جو مراعات دی جاتی تھیں ان پر دوبارہ غور کیا جائے۔ اور وہ واپس لے لی جائیں۔ رابین کی حکومت نے گذشتہ ماہ اقتدار سنبھالا ہے اور شروع ہی سے وہ یہ کہہ رہی ہے کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی کوششوں کو وہ تیز سے تیز تر کر دینے کے حق میں ہے۔ اور یزک شمیر کی بہت سی پالیسیاں جو فلسطینیوں کو نقصان پہنچاتی تھیں۔ انہیں ختم کر دیا گیا ہے۔ خاص طور پر یہ فیصلہ کہ یہاں چار ہزار گھر باہر سے آنے والے یہودیوں کے لئے بنائے جائیں کے متعلق بھی یہی فیصلہ کیا گیا ہے کہ اسے محدود کیا جائے اور نہ صرف محدود کیا جائے بلکہ جو یہاں بس رہے ہیں اور جو آئندہ آئیں گے ان کی حوصلہ افزائی نہیں ہونی چاہیئے گرین لائن خطِ سبز جو اسرائیل کو مقبوضہ علاقوں سے الگ کرتا ہے اس کے متعلق امیگریشن وزیر نے کہا ہے کہ یہ بات میں کھول کر کہہ دینا چاہتا ہوں کہ مقبوضہ فلسطین میں یہودیوں کو کم سے کم بسانے کے بعد یہ کوشش کی جائے گی کہ انہیں مراعات نہ دی جائیں اور اس طرف سے لوگوں کو اس طرف جانے نہیں دیا جائے گا۔ وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے جو کانفرنس اگلے ماہ واشنگٹن میں ہونا قرار پائی ہے اس میں وہ شرکت کریں گے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا اسرائیل حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس کانفرنس میں شرکت کی جائے تو انہوں نے بتایا کہ یقیناً ہم دعوت نامے کا مثبت جواب دیں گے۔ اور جو تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ ان پر حاضر ہوں گے۔

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یزک رابین ساری باتوں سے دراصل امریکہ سے دس ارب ڈالر کا قرضہ لینے میں آسانیاں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ کچھ بھی ہو جتنا بھی وعدہ اس نے کیا ہے اس پر اعتماد کرتے ہوئے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔

بوضیاف کا قتل

الجیریا رئیس محمد بوضیاف جو اجتماعی صدارت کے سربراہ تھے کو النباء میں ۲۹ جون کو ایک تقریب کے موقعہ پر قتل کر دیا گیا تھا۔ جس کمیشن کے ذمہ ان کی تحقیقات لگائی گئی تھی اس کا کہنا ہے کہ ان کے محافظوں میں سے دس افراد نے انتہائی غفلت اور کوتاہی سے کام لیا۔ اور ایک شخص جو بنیاد پرست کا ہم خیال تھا اس نے محمد بوضیاف کو قتل کر دیا۔ اس شخص کا نام مبارک بوماراف (BOUMARAFI) ہے۔ اور اس کی عمر ۲۶ سال ہے۔ اس کا عہدہ سیکنڈ لیفٹیننٹ کا ہے۔ اور وہ ایک خصوصی یونٹ کے ساتھ حفاظتی اقدامات پر فائز تھا۔ اگرچہ اس کا کہنا ہے کہ محمد بوضیاف کا قتل اس کا ذاتی فعل ہے۔ لیکن یہ بات مانی نہیں جا رہی۔ کمیشن کا خیال ہے کہ اس کی پشت پناہی پر کچھ اور لوگ بھی ضرور ہوں گے۔ اکیلے شخص کا محمد بوضیاف کو ان حالات میں مارنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جس وقت انہیں مارا گیا تو ان کے محافظ اپنی جگہ چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

ایران اور شام کو اسلحہ کی فراہمی

ہاؤس فارن افیئرز کمیٹی نے بتایا ہے کہ بش انتظامیہ نے ایران اور شام کو گذشتہ سال ۱۸۷ ملین ڈالر کا ایسا سامان بیچا جسے جنگی استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس سے پہلے یہی غلطی عراق کے متعلق امریکہ نے کی تھی۔ یعنی پہلے عراق کو سازوسامان دیا جاتا رہا اور پھر اس کے پاس اس سازوسامان کی موجودگی پر انہوں نے سوچنا شروع کیا اور جنگ کی طرح ڈال دی۔ اب اگر ایران اور شام کو بھی خود ہی مسلح کر رہے ہیں تو کیا اس بات کا امکان تو نہیں کہ کل کو ان کے ساتھ بھی فوجی تصادم ہو جائے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ جنہوں نے ہمارا جنگ میں ساتھ دیا تھا مثلاً ایران اور شام ان کے لئے ہمیں اپنے اسلحہ کے دروازے کھول نہیں دینے چاہئیں۔ یعنی انہیں محض تحفے کے طور پر یا انعام کے طور پر جنگی سازوسامان نہیں دینا چاہیئے۔ لیکن اس کی بھی مختلف صورتیں ہیں۔ اگر انہیں آج جنگی سازوسامان دیا جائے۔ اور کل کو پھر کسی کے ساتھ برسرپیکار ہونا پڑے تو یہ امید کی جا سکتی ہے کہ یہ جنگی سامان امریکہ ہی کے کام آئے گا۔ اگرچہ عراق کے ساتھ تو ایسا نہیں ہو سکا۔ عراق نے کویت پر قبضہ کیا تو امریکہ نے اپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر اس کے خلاف جنگ لڑی اور اس جنگ [illegible] عراق کا جو نقصان ہوا ہے۔ اس کا پوری طرح کبھی ازالہ نہ ہو سکے گا۔ اس وقت جو سامان دیا گیا تھا وہ ایران اور عراق کی جنگ کے پیشِ نظر یعنی ایران کو نیچا دکھانے کے لئے عراق کو جنگی سامان دیا جا رہا تھا اور اب نہیں کہہ سکتے کہ جو سازوسامان شام اور ایران کو دیا جا رہا ہے وہ کس طرح استعمال ہوگا۔

معائنہ ٹیم

خلیج کی جنگ نے جو نقصان پہنچایا تھا اسکی یادیں ایک لمبے عرصے تک قائم رہیں گی وہ نقصانات آسانی سے پورے نہیں ہو سکیں گے اگرچہ عراق نے کوشش تو بہت کی ہے اور یہ بات اسکے لئے قابلِ تعریف بھی ہے کہ اس نے خاصی تعمیر تو کر لی ہے۔ لیکن پھر بھی جو کچھ ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ اس کا واپس ہونا تو ممکن نہیں۔ اور پھر جانوں کا اتلاف یہ بھی بہت زیادہ تھا۔ اور اب پھر ایسی ہی ایک اور جنگ کا خطرہ منڈلانے لگا ہے۔ اقوام متحدہ کی معائنہ ٹیم کو عراق وزارتِ زراعت میں جانے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ اس کا کہنا تھا یہ ہمارے اقتدار پر ہاتھ ڈالنے والی بات ہے۔ ہماری حکومت کی تخفیف کا مسئلہ ہے اقوام متحدہ کی معائنہ ٹیم کا کہنا تھا کہ اس بلڈنگ میں تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کے متعلق دستاویزات موجود ہیں۔ اور ہم اسے دیکھنا چاہتے ہیں تقریباً ڈیڑھ ہفتہ یہ لوگ دھرنا مار کر اس بلڈنگ کے باہر بیٹھے رہے۔ حتیٰ کہ عراقیوں میں ان کے خلاف نفرت کا جذبہ ابھرنے لگا اور انہوں ان لوگوں پر حملے بھی شروع کر دئیے۔ کسی کو گھسیٹا اور کسی کو گالیاں دیں۔ چنانچہ یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد یہ ٹیم بغداد چھوڑ گئی۔ اقوام متحدہ اور امریکہ نے عراق کو دھمکیاں دینی شروع کر دیں۔ کہ اس کے خلاف فوجی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ اور عراق نے کہا کہ جا رہے فوجی کارروائی ہو یا کچھ اور ہم وزارتِ زراعت میں اس ٹیم کو نہیں جانے دیں گے۔

اس دوران اقوام متحدہ کی اس ٹیم کے سربراہ اور اقوام متحدہ میں عراقی سفیر کے درمیان گفتگو ہوتی رہی۔ اور اب کہا جاتا ہے کہ یہ فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ اس ٹیم میں سے برطانوی اور امریکی نمائندوں کو نکال دیا جائے اور صرف ایسے ملکوں کے نمائندے اس ٹیم میں شامل کئے جائیں جو گذشتہ خلیج جنگ میں جنگ کا حصہ نہیں بنے تھے۔ کہتے ہیں کہ یہ بات طے پا گئی ہے اور اس طرح جس جنگ کا خطرہ دوبارہ منڈلانے لگا تھا۔ اس کے ہونے کا اب امکان نہیں ہے۔ (اب بلڈنگ کا معائنہ ہو چکا ہے اور وہاں سے کچھ بھی نہیں ملا۔)

بینکر پر جرمانہ

نیویارک کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ فیڈرل ریزرو نے سعودی عرب کے سب سے بڑے بنک کے سب سے بڑے افسر کو بی سی سی آئی کی مالی حالت کو چھپانے کے الزام میں ایک سو ستر ملین ڈالر جرمانہ کیا ہے۔ اور سعودی عرب کی اس بنک کی نیویارک کی شاخ کو تیس دن میں بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ جس شخص پر جرمانہ کیا گیا ہے اس کا نام شیخ خالد بن محفوظ ہے اور وہ سعودی عرب کے نیشنل کمرشل بنک سے تعلق رکھتے ہیں۔

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف ـــــ

احمدیہ جماعت اوسلو کا میگزین

اوسلو ناروے کی احمدیہ جماعت بھی ایک مجلہ شائع کرتی ہے ہر دو ماہ کے بعد یہ مجلہ اپنی پوری شان کے ساتھ منصۂ شہود پر آجاتا ہے لیکن کچھ عرصہ سے یہ مجلہ شائع نہیں ہو سکا۔ اب اس کی سترھویں جلد کا پہلا شمارہ شائع ہوا ہے جو زیر نظر ہے۔ جہاں تک اوسلو ناروے کی احمدیہ جماعت کا تعلق ہے اس کے امیر ہیں زرتشت منیر احمد صاحب اور مربی اظہر احمد اور نعمت اللہ جاوید صاحب اور اس مجلہ کے مدیر اعلیٰ ہیں لطیف احمد طاہر پبلشر اور ناشر کا کام مکرم چوہدری منیر احمد صاحب سرانجام دیتے ہیں۔

اس مجلہ کے آغاز میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات درج کئے گئے ہیں اور اس کے بعد حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک نظم جو حضرت بیگم صاحبہ کے وصال سے تعلق رکھتی ہے شائع کی گئی ہے۔ حضرت امام جماعت کا احمدیہ جماعت ناروے کی تعزیت کے جواب میں تحریر کردہ مکتوب بھی شامل کیا گیا ہے اور اس کے بعد حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے سفر آخرت کی تفصیل۔ ایک نظم ہمارے معروف اور مقبول شاعر ثاقب زیروی صاحب کی شاملِ اشاعت ہے ایک مضمون جو خاص دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائے گا اس کا عنوان ہے

"اسیروں کا قافلہ"

ایک مختصر تعارف اور یہ مکرم محمد الیاس منیر صاحب کے رشحاتِ قلم کا نتیجہ ہے۔ ہماری جماعت کے ایک بہت بڑے بزرگ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی آپ کے دعوت الی اللہ سے تعلق رکھنے والے واقعات مکرم فضل الٰہی انوری صاحب سابق مربی جرمنی نے پیش کئے ہیں ان کے علاوہ دیگر بعض مضامین بھی خاص دلچسپی کے حامل ہیں۔ جماعتی عہدہ داروں کی فہرست نے ہماری توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت خاصی مستعد ہے وہ فہرست ہم یہاں درج کرتے ہیں۔

نیشنل امیر۔ مکرم زرتشت منیر احمد خاں صاحب
جنرل سیکرٹری۔ مکرم خالد محمود صاحب
سیکرٹری دعوت الی اللہ۔ مکرم چوہدری مقصود احمد درک صاحب۔
سیکرٹری اشاعت۔ مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب۔ سیکرٹری اشاعت امور خارجہ۔ مکرم نور احمد بوستاد صاحب
سیکرٹری امور عامہ۔ مکرم رشید احمد چوہدری صاحب۔ سیکرٹری ضیافت۔ مکرم نصیر احمد ظفر صاحب۔ سیکرٹری مال۔ مکرم بشارت احمد صابر صاحب۔
ایڈیشنل سیکرٹری مال۔ مکرم مظفر احمد صابر صاحب۔
سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید
مکرم بشیر احمد طارق صاحب
سیکرٹری جوبلی فنڈ (افریقہ بھارت)
مکرم سید ریاض عباس جعفری صاحب
سیکرٹری صنعت و تجارت۔ مکرم سید نعیم احمد شاہ صاحب۔
سیکرٹری زراعت۔ مکرم اطہر احمد قریشی صاحب۔ امین۔ مکرم چوہدری محمد احمد منیر صاحب
سیکرٹری تربیت۔ سیکرٹری تعلیم
مکرم رفیق احمد فوزی صاحب
سیکرٹری وصایا اور محاسب
مکرم رائے عبدالقدیر صاحب
سیکرٹری جائداد۔ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب۔ آڈیٹر۔ مکرم منصور احمد جاوید صاحب۔

اس رسالے میں ایک حصہ نارویجئن زبان میں بھی شائع کیا جاتا ہے جو یقینی طور پر مقامی آبادی کے لئے خاصا مفید ثابت ہونا ہوگا۔ بعض چیزیں جن کا تعلق عالمی احمدی برادری سے ہے انگریزی میں بھی شائع کی گئی ہیں۔

ہم اس رسالے کی تدوین کرنے والے اور اس کی اشاعت کے ذمہ دار احباب کو تہہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس پیشکش کو مسلسل جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور مضامین کے لحاظ سے جماعت کی ضرورت کے مطابق اسے بہتر سے بہتر بنائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر

(ن۔ س)

حضور انور نے فرمایا:۔

"واقفین نو کو بچپن ہی سے متقی بنائیں اور ان کے ماحول کو پاک اور صاف رکھیں۔ ان کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جن کے نتیجہ میں ان کے دل دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہونے لگ جائیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹۸۹ء)

کس نے کیا کہا

احمد ندیم قاسمی صاحب روزنامہ جنگ مورخہ ۱۹ر جولائی ۱۹۹۲ء میں اپنے کالم "رواں دواں" میں تحریر کرتے ہیں۔

اس پر ہمیں ایک خاصا پرانا واقعہ یاد آگیا کہ لاہور کی ٹریفک پولیس کی طرف سے اعلان جاری ہوا کہ سائیکلوں کے مالک ایک ہفتے کے اندر اندر اپنی سائیکلوں کے عقبی مڈگارڈ پر سرخ شیشے کے ریفلکٹر لگوا لیں ورنہ اس عرصے کے بعد انہیں چالان کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا جائے گا۔ ظاہر ہے کہ جو لوگ ریفلکٹر لگوا سکتے تھے انہوں نے لگوا لئے۔ ہزاروں اس انتظار میں رہے کہ اس مدت میں پولیس تھوڑا سا اضافہ کر دے گی۔ مگر پولیس تو ایک دم خاموش ہو گئی۔ نہ کسی کا چالان ہوا اور نہ مزید ریفلکٹر لگوائے گئے تب اخبارات نے یہ راز کھولا کہ سائیکلوں کے بعض بڑے تاجروں کے ہاں ریفلکٹروں کے ڈھیر لگے تھے۔ انہوں نے ٹریفک پولیس کے بعض افسروں سے ملاقات کی اور اس ملاقات کے نتیجے میں ریفلکٹر لگوانے کے احکام جاری فرما دیئے گئے پھر جب ان کا سٹاک ختم ہو گیا تو قصہ بھی ختم ہو گیا۔

اسی طرح جنرل ضیاء الحق کی آمریت کے دنوں میں حکم جاری ہوا کہ موٹر سائیکل چلانے والوں کے لئے ہیلمٹ پہننا لازمی ہے۔ جو موٹر سائیکل سوار ہیلمٹ کے بغیر دکھائی دیا اس کا فوراً چالان کر دیا جائے گا اور بہت سا جرمانہ ادا کرنا پڑ جائے گا۔ پھر کیا تھا۔ ہر طرف ہیلمٹ ہی ہیلمٹ نظر آنے لگے۔ ہم نے بھی اپنے بیٹے کو ہیلمٹ خرید دیا کہ چالان ہو جانا کوئی اچھا فعل نہیں ہے۔ وہ بھی ہیلمٹ پہن کر موٹر سائیکل چلانے لگا۔ پھر سڑکوں پر ہیلمٹ کم نظر آنے لگے۔ پھر قریب قریب غائب ہی ہو گئے صرف بے حد محتاط نوجوان ہیلمٹ پہنے دکھائی دیئے۔ پولیس بالکل حرکت میں نہ آئی۔ اخبارات نے یہ راز کھولا کہ بعض بااثر تاجر حضرات نے بے شمار ہیلمٹ درآمد کر لئے تھے مگر انہیں خریدنے والا کوئی نہیں تھا۔ ٹریفک پولیس کے ایک اعلان نے ہیلمٹوں کی فروخت اتنی تیز کر دی کہ سارا سٹاک بک گیا۔۔۔۔۔ اور جب یہ سٹاک بک گیا تو چالان والی دھمکی بھی اپنی موت آپ مر گئی۔

○

رات کی تاریکیوں میں آکے وہ چھپ کر ملے
اپنوں نے جب ساتھ چھوڑا دوست کچھ دیگر ملے

جن کو ہم نے محفلوں میں دیکھا تھا مسند نشیں
ایک دن وہ بھی ہمیں زنداں کے ہی اندر ملے

راہِ حق میں رسم شبیری نبھا کر ہی رہے
ہم کو گرچہ راہ میں کسریٰ ملے قیصر ملے

بزم کے اندر ہمیں ملنے سے تھا ان کو حجاب
بچ بچا کر وہ رقیبوں سے ہمیں باہر ملے

زندگی کا مدّعا تو ہو گیا حاصل ہمیں
کیا ہوا گر پھول ان کو اور ہمیں پتھر ملے

ایک بحرِ بیکراں ہے اے خدا تیرا کلام
جانے کیا کیا اس نے ہم کو قیمتی گوہر ملے

دیکھنا کشور کشائی کا جنوں کہ دہر میں
جادہ جادہ لوگ ہم کو بے کس و بے گھر ملے

ساقیا میرے تنِ مردہ میں پھر آجائے جان
تیرے دستِ ناز سے شبّیر کو ساغر ملے

شبّیر احمد

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

کہا جاتا ہے کہ انہوں نے بی سی سی آئی کے کھاتہ داروں کی رقوم ظاہر کرنے میں ۱۹۸۵ء سے ۱۹۹۱ء تک غلط بیانی کی۔ گذشتہ روز شیخ خالد نے اپنے بنک کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا اور کہا کہ وہ ان الزامات کو غلط ثابت کرنے کے لئے اپنا پورا زور لگائیں گے۔

فیڈرل ریزرو نے کہا ہے کہ شیخ خالد نے امریکی قوانین کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور یہ خلاف ورزی ۲۸٫۷ فیصد بی سی سی آئی کے حصص خریدنے میں کی گئی ہے۔ حالانکہ یہ ایک امریکی بنک کی ملکیت تھے۔ انہوں نے ایسا کرنے سے پہلے امریکہ سے پہلے اجازت حاصل نہیں کی تھی۔

ناظمین تعلیم!

خدام میں تعلیمی کارڈ خدام الاحمدیہ کو رواج دیں۔

(مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمیلہ بیگم رانا ـــــ یاد رفتگان

محترم مرزا محمد سعید بیگ

مورخہ ۱۳ جون ۱۹۹۲ء کی صبح ۱/۲ ۲ بجے رات ٹیلی فون کی گھنٹی بجی بڑے ہی خوف اور دعا کے ساتھ اٹھی دل کی دھڑکن تیز تھی۔ کہ خدا خیر کرے۔ کیونکہ میری بڑی آپا امۃ السلام صاحبہ شدید بیمار تھیں۔ دوسری طرف سے نہایت ہی غمناک آواز آئی کہ پتوکی سے بول رہے ہیں۔ نہایت ہی دکھ کے ساتھ یہ خبر دیتے ہیں کہ آپ کے بڑے بھائی مکرم مرزا محمد سعید بیگ صاحب دل کے دورے کی وجہ سے رات ڈیڑھ بجے انتقال فرما گئے۔ یہ خبر سن کر دل کو ایک شدید جھٹکا لگا۔ ۱۵ منٹ تک تو گم سم ہو گئی۔ اور پھر بڑی ہی ہمت کر کے عزیزوں کو اطلاع دی۔ اپنے میاں (رانا مبارک احمد صدر حلقہ) اور بچوں کو بتایا۔ صبح ۵ بجے پتوکی روانہ ہو گئے۔ اور ساڑھے چھ بجے وہاں پہنچ گئے۔ وہاں مردوں کا اور مستورات کا ہجوم تھا۔ کیونکہ میرے بڑے بھائی اپنوں میں، غیروں میں، غریبوں میں، امیروں میں، بچوں میں، بڑوں میں سب میں ہی ہر دل عزیز تھے۔ کوئی کہتا۔ کہ میرا باپ فوت ہو گیا کوئی کہتا میرا بھائی ہم کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ گیا۔ کوئی کہتا غریبوں کا ہمدرد، غرض ہر کوئی اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا۔ دوست بھی آئے اور مخالف بھی آئے۔ آخر دس بجے پتوکی میں جنازہ ہوا۔ جس میں پتوکی کے علاوہ دیگر علاقوں سے جن میں لاہور، قصور، اوکاڑہ، ساہیوال فیصل آباد۔ ملتان۔ کراچی۔ سندھ۔ اپنے اور غیر سبھی شامل ہوئے۔ چونکہ آپ موصی تھے اسلئے آپ کی میت کو ربوہ لے جایا گیا۔ کاروں کے علاوہ۔ ایک بس، ایک ویگن بھی ساتھ گئی۔ جس میں غیر از جماعت دوست بھی کثرت سے ربوہ تشریف لے گئے۔ دارالضیافت میں مہمانوں کے لئے کھانے اور چائے کا انتظام تھا۔ جاتے ہی کھانا ٹھنڈا پانی پیش خدمت کیا گیا اور اس کے بعد چائے وغیرہ۔ خوب مہمان نوازی کی گئی۔ ربوہ میں ۵ بجے کے قریب جنازہ ہوا۔ اور ان کو بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیا گیا۔ ربوہ میں بھی جنازہ میں بے شمار لوگ شریک ہوئے دعاؤں کے ساتھ سپرد خدا کر کے پتوکی واپس آ گئے۔

مکرم مرزا محمد سعید بیگ صاحب ۱۹۲۷ء کو کولنگر وال ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام مکرم مرزا محمد شریف بیگ اور والدہ محترمہ کا نام رشیدہ بیگم تھا۔ آپ کے دادا جان مرزا دین محمد صاحب حضرت بانیٔ سلسلہ کے رفیق تھے۔ آپ ہر اس خادم سلسلہ کی بے حد عزت کرتے۔ جو سلسلہ کا کام کرتا۔

آپ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ لیکن جماعت کی ہر اپیل پر آپ دل کھول کر چندہ دیتے تھے۔ اور غریب خاندانوں کی خاص طور پر بیواؤں اور یتیموں کی مدد کرتے تھے۔ اس بات کا خیال نہیں کرتے تھے۔ کہ وہ غیر از جماعت ہیں۔ پتوکی میں بیت الذکر اپنی وفات سے پہلے دوبارہ دن رات محنت کر کے تعمیر کروائی ان کی کس کس بات کا ذکر کروں۔ غرض میرے پیارے بھائی نے مجھے باپ جیسی شفقت دی آپ کو اللہ تعالیٰ نے خوب صورت اور دلکش چہرہ اور مناسب قد و قامت تو عطا کیا ہی تھا۔ آپ اپنے جسم کو صاف شفاف لباس سے بھی مزین رکھتے تھے۔ لباس اور صفائی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ مہمان نوازی کا بہت زیادہ شوق رکھتے تھے۔ کوئی دن ایسا نہ گذرتا جب گھر میں دو تین مہمان نہ کر آتے۔ میرے ابا جان محترم مرزا شریف بیگ صاحب کو بھی یہی شوق تھا۔ ان کا تو یہ حال تھا۔ کہ اگر ان کو کوئی مہمان نہ ملتا تو ریلوے اسٹیشن سے پکڑ لاتے۔ آپ سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہتے۔ الفضل اور دوسرے جماعتی رسائل کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتے سلسلہ کی کتب کے مطالعہ کی طرف اس قدر رجحان تھا کہ متعدد حوالہ جات انہیں زبانی یاد تھے۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے سختی سے پابند تھے۔ نہ صرف خود بلکہ سب کو کہتے۔ کہ چلو نماز کیلئے مرکزی عہدے داروں کا بڑا احترام کرتے تھے۔ آپ تمام نمازیں باجماعت ادا کرتے پورے روزے رکھتے۔ قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کرتے۔ آپ جب نماز پڑھنے کے لئے جاتے تو گھر کے تمام بچوں اور بڑوں کو نماز کی تیاری کے لئے کہتے اور انکو ساتھ لے کر جاتے۔ نماز کی پابندی کا یہ حال تھا کہ عید کے دن عشاء کی نماز کی خود امامت کرائی۔

آپ بچپن سے ہی دین کی خدمت کا شوق رکھتے تھے آپ ۱۹۴۲ء میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے ایک نہایت ہی خدمت کرنیوالے خادم تھے۔ قادیان میں اجتماع تھا۔ ٹرین پر بہت سارے خدام سفر کر رہے تھے۔ رش زیادہ ہونے کی وجہ سے بعض خدام ٹرین کے دروازے پر لٹک کر جا رہے تھے۔ ان میں محترم مرزا محمد سعید بیگ صاحب بھی تھے اتفاق سے ایک لڑکے نے دوسرے لڑکے کو خدام الاحمدیہ کا جھنڈا پکڑانے کی کوشش کی۔ پہلے خادم نے یہ خیال کیا کہ دوسرے خادم نے پکڑ لیا ہے۔ حالانکہ اس نے نہیں پکڑا تھا۔ وہ جھنڈا چلتی ٹرین سے نیچے گر گیا۔ مرزا محمد سعید بیگ صاحب بھی اسی طرح لٹک کر جا رہے تھے۔ انہوں نے جھنڈا گرتے دیکھتے ہی چھلانگ لگا دی۔ کچھ زخم آئے۔ ٹرین والوں نے یہ خیال کیا کہ شاید آپ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ حفاظت کرنیوالا ہے۔ ٹرین اپنے سفر پر جاری رہی۔ یہ تانگے میں بیٹھ کر قادیان پہنچ گئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں رپورٹ پہنچی۔ تو آپ نے خطبہ جمعہ میں آپ کے بارے میں ارشاد فرمایا اور آپ کی بے حد تعریف فرمائی۔ آپ ۱۹۷۴ء میں اسیر راہ مولا بنے اور تقریباً ڈیڑھ ماہ سلاخوں کے اندر بند رہے۔ جب آپ کی وہاں سے رہائی ہوئی۔ تو ساتھ والے قیدی کہتے تھے کہ کچھ روز اور رہ جائیں۔ تاکہ آپ کی نیک صحبت سے فائدہ اٹھا سکیں۔

آپ ایک طویل عرصہ سے صدر جماعت احمدیہ پتوکی رہے۔ نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع قصور بھی رہے۔ اسی طرح قاضی جماعت ضلع قصور رہے۔ ضلع قصور کی ہر جماعت کا دورہ کرتے۔ ہمارے حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں اپنے بیٹے مرزا نسیم بیگ صاحب سیکرٹری وقف نو کے پاس آتے تو حلقے کے ہر اجلاس میں خوشی خوشی آتے۔ حضور کی جلسوں اور خطبات کی کیسٹ نہایت ہی توجہ سے سنتے اور سناتے۔ آپکی وفات پر جماعت احمدیہ پتوکی۔ جماعت احمدیہ ضلع قصور۔ جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ مجلس انصار اللہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ مجلس لجنہ اماء اللہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے قرارداد تعزیت پیش کی۔ اسکے علاوہ بے شمار احباب نے خود آکر۔ خطوط کے ذریعے افسوس اور دکھ کا اظہار کیا۔

میں تمام احباب جماعت کے بزرگوں سے بہنوں سے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ میرے بھائی محترم مرزا محمد سعید بیگ صاحب کو جنت میں جگہ دے اور ہم سب بہن بھائیوں کو صبر جمیل کی توفیق بخشے

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مکرم ناصر احمد صاحب ریٹائرڈ آفیسر نیشنل بنک دارالیمن غربی ربوہ کے والد محترم مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب نصیر کراچی میں مورخہ ۱۱ جولائی ۹۲ء سے بعارضہ سر میں چکر اور الٹیاں علیل ہیں۔ اب بیماری کی شدت میں کمی آ گئی ہے۔ لیکن کمزوری کافی ہو چکی ہے۔

○ مکرم مستری محمد عبداللہ صاحب کے بیٹے محمد شکر اللہ صاحب جاوید سائیکل ورکس ربوہ کا مورخہ ۳۰ جولائی کو پتے کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہو گیا ہے۔

○ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد تحریر فرماتے ہیں کہ۔

میرا چھوٹا لڑکا عزیزم سید ولی احمد صاحب صادق کوپن ہیگن (ڈنمارک) کے دائیں ہاتھ کی کلائی ٹوٹ گئی ہے اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھا میں گرل سے سوراخ ہو گیا ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر مرزا طارق احمد کالونوشہرہ کینٹ سی ایم ایچ میں اپنڈکس کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم چوہدری فضل قادر صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۴/۷ وکمالیہ شہر کی اہلیہ محترمہ فضل بی بی صاحبہ کئی سال سے بیمار ہے اور اب بیماری بہت زور پکڑ چکی ہے۔

○ مکرم محمد افضل بٹ صاحب کے چھوٹے بیٹے (بعمر ۱۵سال) عزیزم محمد عامر بٹ کا دل کا اپریشن ۱۱ اگست ۹۲ء کو ہو گا۔

○ مکرم چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب ایڈووکیٹ لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے سمدھی محترم پروفیسر ابوظفر حنیف صاحب (جو ان دنوں واشنگٹن امریکہ میں ہیں) کے دل کا بائی پاس اپریشن مورخہ ۲۸ جولائی رات بارہ بجے ہوا جو پانچ گھنٹے تک جاری رہا اور چار بائی پاس گرافٹ کئے گئے ہیں۔ خدا کے فضل سے اپریشن کامیاب ہوا ہے۔

○ مکرم الٰہی بخش صاحب دارالعلوم جنوبی کو دوبارہ دل کی تکلیف ہو گئی ہے اور بغرض علاج لاہور گئے ہیں۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

تبدیلی سائیکل: خاکسار کی بائیسکل سہراب منڈی والے موڑ کے ساتھ ایک دوکان سے سودا لیتے ہوئے تبدیل ہو گئی ہے۔ کوئی صاحب غلطی سے میری پرانی سائیکل لے گئے ہیں اور اپنی نئی سائیکل چھوڑ گئے ہیں۔ میری سائیکل کیساتھ کپڑے کے تھیلے میں میری پنشن کی کاپی بھی ہے۔ براہ کرم اپنی سائیکل واپس لے جائیں اور میری مجھے واپس کر دیں نوازش ہو گی۔

(عبدالحمید۔ نزد بیت البشیر دارالعلوم جنوبی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست وقفِ نَو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کروانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔

(ادارہ)

امۃ المصور بنت محمد رفیق
راولپنڈی

آمنہ کبریٰ بنت ناصر محمود
راولپنڈی

نادر احمد ملک ابن ظہیر احمد ملک
راولپنڈی

حماد ناظر ابن محمد اشرف ناظر
راولپنڈی

نعمان احمد ابن محمد رفیق
راولپنڈی

ثوبین نثار بنت نثار احمد
راولپنڈی

عافیہ رحمان بنت عطاء الرحمن
راولپنڈی

طلحہ احمد اعوان ابن عبدالخالق اعوان
راولپنڈی

عصام ناصر ابن ناصر احمد
راولپنڈی

فرحان ساجد ابن ساجد اقبال
راولپنڈی

عرفان احمد ابن اسرار الحق
راولپنڈی

علینہ عنایت بنت عنایت اللہ
راولپنڈی

صہیب احمد ابن ناصر احمد
راولپنڈی

ریحان ظفر ابن ظفر اقبال
راولپنڈی

خولہ غیور بنت غیور احمد
راولپنڈی

سعد اللہ جان ولد عمران جان
راولپنڈی

ردا ظہور بنت ظہور احمد
راولپنڈی

کامران ظفر ولد ظفر اقبال
راولپنڈی

سید آفتاب ظہور الحسن ابن ریاض الحسن
راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ آج مطلع صاف ہے۔ دھوپ نکلی ہوئی ہے تاہم گذشتہ روز کی بارش کی وجہ سے گرمی میں کسی قدر کمی ہے۔

○ قومی اسمبلی نے بدھ کے روز قومی اسمبلی کو چلانے کے بارے میں قواعد وضوابط کی اتفاق رائے سے منظوری دے دی اس موقع پر حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے درمیان مکمل ہم آہنگی کا مظاہرہ دیکھنے میں آیا۔

○ نامعلوم مسلح افراد نے پیپلز ڈیمو کریٹک الائنس گجرات کے جنرل سیکرٹری ظفر اللہ تارڑ اور پی ڈی اے گجرات کے دیگر دو رہنماؤں کو اغوا کر لیا۔

○ پیر پگاڑا اور نواب زادہ نصر اللہ خان مشترکہ پلیٹ فارم سے جدوجہد کرنے پر متفق ہو گئے۔

○ کراچی میں ڈکیتی کی ۹ وارداتوں میں مسلح افراد ۶ لاکھ روپے اور ۴ گاڑیاں چھین کر لے گئے۔

○ اعجاز الحق نے کہا ہے کہ موجودہ دور حکومت بے نظیر کی حکومت کے دور سے زیادہ مختلف نہیں ہے۔ ۱۷ اگست کے بعد سانحہ بہاولپور کی تحقیقات کے لئے عدلیہ سے رجوع کریں گے۔

○ اقوام متحدہ نے بوسنیا کے دارالحکومت میں بڑھتے ہوئے تشدد کے پیش نظر وہاں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امدادی کوششوں کو تین دن کے لئے معطل کر دیا۔ ۳ دن کے تعطل میں امن فوج سارا جیوو ہوائی اڈا کھولنے کے لئے فریقین کے وعدوں کا جائزہ لے گی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ درختوں کی اہمیت کے پیش نظر ۱۹۹۳ء کو شجر کاری کا سال قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے شجر کاری کے ساتھ ساتھ پودوں کی حفاظت پر زور دیا ہے اور بتایا ہے کہ اس مقصد کے لئے ۱۰ کروڑ روپے کا خصوصی فنڈ قائم کیا گیا ہے۔

○ پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے عوامی جمہوری کوریا کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ نے کل ایوان صدر میں غلام اسحاق خان سے ملاقات کی۔

○ سندھ بھر میں ہونے والی مون سون کی حالیہ بارشوں سے محکمہ خوراک کے سرکاری گوداموں میں پانی بھر جانے کے باعث گندم کی لاکھوں بوریاں خراب ہو گئیں۔ بارش سے قبل گوداموں کے چوکیداروں نے متعلقہ افسران کو پانی آنے کے خدشہ سے آگاہ کر دیا تھا لیکن اس پر کوئی توجہ نہ دی گئی۔

○ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ اگرچہ یہ امر مسلح افواج کے سربراہوں کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ آیا وہ سفارتی تقریبات میں ذاتی طور پر شریک ہونگے یا اپنے نمائندوں کو بھیجیں گے۔ تاہم انہیں ایسی تقریبات میں اپنے نمائندے بھیجنے کو ترجیح دینا چاہیئے۔

○ الطاف حسین اور ان کے ساتھیوں کے خلاف مقدمے کا چالان خصوصی عدالت میں پیش کر دیا گیا۔

○ افغانستان کے وزیر اعظم عبد الصبور فرید بدھ کو اچانک پاکستان کے نجی دورے پر اسلام آباد پہنچے۔ خیال ہے کہ صدر مملکت اور وزیر اعظم سے ملاقات کریں گے۔

○ امریکی سینٹ کے ایک رکن نے چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز کے نام ایک مراسلے میں کہا ہے کہ سندھ میں گذشتہ دو برس سے جاری سیاسی استحصال پر امریکی کانگریس کے ارکان کو تشویش ہے۔ مراسلے میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ جنرل آصف نواز اپنے اثر ورسوخ سے کام لے کر سندھ میں مزید گرفتاریاں بند کروائیں۔

○ بینکوں اور مالیاتی اداروں کے افسروں نے گذشتہ روز اپنے مطالبات منوانے کی غرض سے دو گھنٹے کی "قلم چھوڑ" ہڑتال کی۔ جس کے باعث کھاتہ داروں کو رقوم جمع کرانے یا نکالنے میں بڑی پریشانی ہوئی۔

○ جاپان کی برآمدی تجارت میں کمی ہو رہی ہے۔ اطلاعات کے مطابق اس سال چھ مہینوں کے دوران جاپان کے دی سی آر کی برآمد میں ۷ء۱۶ فیصد کمی ہوئی ہے۔ اسی طرح جاپان کی موٹروں کی فروخت میں بھی کمی ہوئی ہے۔

○ "باغیوں" اور سری لنکا کی فوج میں تصادم کے نتیجہ میں ۱۴ فوجی اور ۱۲ تامل ہلاک ہو گئے۔

○ سندھ کے بعد پنجاب شدید بارشوں کی لپیٹ میں آ گیا ہے۔ تمام دریاؤں اور ندی نالوں میں طغیانی اور درمیانی درجے کا سیلاب ہے۔ گوجرانوالہ میں مسلسل چھ گھنٹے بارش ہوئی۔ سیالکوٹ شہر ۹ انچ بارش کے بعد پانی میں ڈوب گیا۔ فیصل آباد شہر کی مختلف سڑکوں پر دو سے تین فٹ پانی جمع ہو گیا۔

○ کابل میں جنگ کی تیاریاں زور پکڑ گئی ہیں۔ جب کہ حزب اسلامی (حکمت یار) نے اپنے تمام مجاہدین کو کابل کے مضافات میں پہنچنے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ شہر میں موجود رشید دوستم کی ملیشیا نے بھی اس صورت حال میں جنگی متعاقات پر اپنا اسلحہ جمع کرنا شروع کر دیا ہے۔

○ اقوام متحدہ کے انسپکٹروں کی ٹیم ہفتہ کے اندر عراق پہنچے گی۔ اور عراق میں سکڈ میزائلوں سمیت مہلک اور کیمیاوی ہتھیاروں کی تلاشی کے لئے ایک مرکز کا معائنہ کرے گی یہ ٹیم ۲۶ ارکان پر مشتمل ہے اور اس کی قیادت روس کے ایک سائنسدان کر رہے ہیں۔

○ چکوال شہر میں بھیک مانگنے والوں کی بھرمار سے کاروباری حضرات اور تاجروں کے علاوہ گھریلو خواتین کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے خیرات نہ ملنے پر بھیک مانگنے والے مشتعل ہو کر غلیظ بکواس کرتے ہیں۔ ایک سروے کے مطابق بھیک مانگنے والوں کا تعلق چوری کرنے والے چوروں سے بھی بنتا ہے۔ جو بھیک مانگنے کی آڑ میں گھروں میں جا کر حالات کا جائزہ لیتے ہیں جس کے بعد چوری کی واردات ہو جاتی ہے۔

اعلان گمشدگی

○ چابیوں کا ایک رنگ جس میں تین چابیاں ہیں۔ دارالعلوم غربی سے دارالنصر غربی آتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی کو مل جائے تو براہ کرم دفتر الفضل میں پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

اوقات کار دارالعلاج

رحمت بازار ربوہ

صبح :۔ ۸ بجے تا ۱½ بجے
شام :۔ ۵½ بجے تا ۸½ بجے
جمعہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے، شام ۶ تا ۸ بجے

پتہ

ضرورت سیلز مین

کراچی، سندھ اور بلوچستان سے تعلق رکھنے والے کم از کم میٹرک پاس محنتی نوجوان جو ادویات کی سیل اور بکنگ کے کام کو بطور پیشہ اپنانا چاہتے ہوں اپنے امیر جماعت صاحب کی تصدیق سے درخواستیں بھجوائیں معاوضہ انتہائی معقول اور ترقی کے روشن امکانات ہیں۔

کیور یٹو میڈیسن کمپنی۔ گولبازار ربوہ

فون : ۷۷۱، ۶۰۶

۔ قدیمی ۔ اولین ۔ شہرہ آفاق

حب اٹھراء

سو گولی بیس روپے ۔ مکمل کورس ۱۲۰/- روپے

نیراں

نرینہ اولاد کی مشہور دوا ۱۲۰/- روپے

زوجام عشق

تیس گولی ۳۰ روپے

مشہور دواخانہ حسینی گوجرانوالہ پاکستان

فون : ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴